کِشتِ نَو

2019-20

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

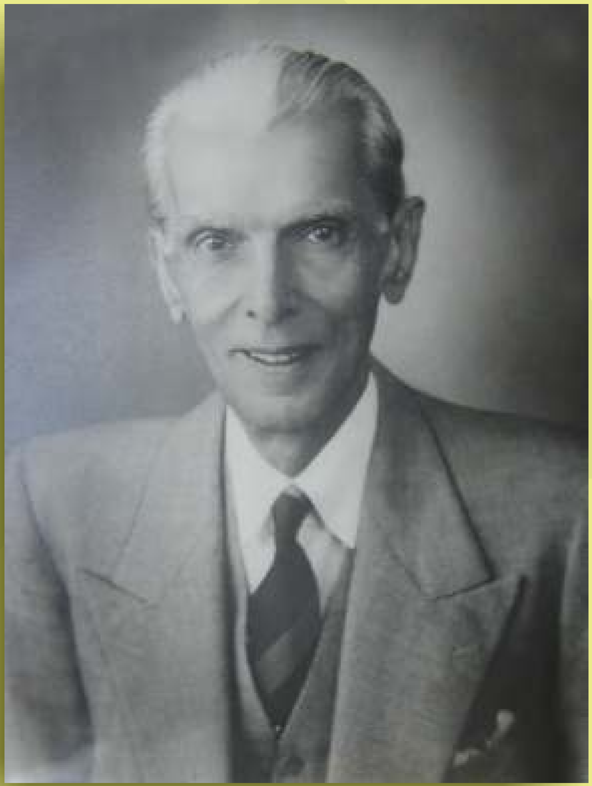

قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ

بابائے قوم

تعمیر پاکستان کی راہ میں مصائب اور مشکلات کو دیکھ کر نہ گھبرائیں۔نومولود اور تازہ وارد اقوام کی تاریخ کے متعدد ابواب ایسی مثالوں سے بھرے پڑے ہیں کہ ایسی قوموں نے محض قوتِ ارادی، توانائی، عمل اور عظمت کردار سے کام لے کر خود کو بلند کیا۔آپ خود بھی فولادی قوت ارادی کے مالک اور عزم وارادے کی دولت سے مالا مال ہیں۔ مجھے تو کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ تاریخ میں وہ مقام حاصل نہ کریں جو آپ کے آباؤ اجداد نے حاصل کیا تھا۔آپ میں مجاہدوں جیسا جذبہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

پاکستان کو اپنے نوجوانوں بالخصوص طلبہ پر فخر ہے جو ہمیشہ مشکل وقت میں آگے آگے رہتے ہیں طلبہ مستقبل کے معمار ہیں۔ان کو چاہیے کہ اعلیٰ تعلیم و تربیت حاصل کریں اور اپنی ذمہ داریوں کا پورا پورا احساس کریں۔

نوجوانو! اپنی تنظیم کرو۔ یک جہتی اور مکمل اتحاد پیدا کرو اپنے آپ کو تربیت یافتہ اور مضبوط سپاہی بناؤ۔اپنے اندر اجتماعی جذبہ اور رفاقت کا احساس پیدا کرو اور ملک وقوم کے نصب العین کے لیے وفاداری سے کام کرو۔

میرے نوجوانو! میں تمہاری طرف توقع سے دیکھتا ہوں کہ تم پاکستان کے حقیقی پاسبان اور معمار ہو۔دوسروں کے آلۂ کار مت بنو، ان کے بہکاوے میں مت آؤ۔اپنے اندر مکمل اتحاد اور جمعیت پیدا کرو اور اس کی مثال پیش کردو کہ جوان کیا کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ

مفکرِ ملت

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے
قدسی الاصل ہے رفعت پہ نظر رکھتی ہے
خاک سے اٹھتی ہے ، گردوں پہ گزر رکھتی ہے
عشق تھا فتنہ گرو سرکش و چالاک مرا
آسماں چیر گیا نالہ بے باک مرا

شور ہے، ہو گئے دنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود!
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں! جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود
یوں تو سید بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو ، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو!

چودھری محمد سرور

گورنر پنجاب/چانسلر

سردار عثمان احمد خاں بزدار

وزیرِاعلیٰ پنجاب

پروفیسر ڈاکٹر اقرار احمد خاں

ستارۂ امتیاز

وائس چانسلر

حرفِ اوّل

پروفیسر ڈاکٹر شہزاد مقصود احمد بسراء
کنوینر، کشتِ نو/
انچارج، دفتر کتب و رسائل و جرائدِ جامعہ

جستجو انسان کی سرشت کا حصہ ہے اور اس کو اظہار کے لیے انسان مختلف ذرائع استعمال کرتا ہے۔ جستجو اور مشاہدہ تخلیق کے لیے ابھارتا ہے۔ دنیا میں آنے کے بعد بچہ روزانہ نت نئی چیزیں دیکھتا ہے اور نئی باتیں و حرکتیں سیکھتا ہے۔ اس کی ہر نئی بات اور حرکت اس کی خاندان کی دلچسپی کا باعث ہوتی ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ایک جیسے ماحول سے اکتاہت ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ یہ اکتاہٹ بتدریج بوریت اور پھر فرسٹریشن میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ فرسٹریشن اگر لمبے عرصے تک رہے تو رفتہ رفتہ انسانی ذہن بھی منفی خیالات کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔

کھیل کود، مطالعہ اور نت نئی جگہوں پر جاتے رہنا اس کا حل ہے۔ یہ تینوں عادات مثبت خیالات اور طرز زندگی کی طرف لے جاتے ہیں۔ جن کو قدرت نے اعلیٰ تخلیقی صلاحیتوں سے نواز دیتا ہے اور حالات و واقعات کے بھی بہتر مہیا آتے ہیں تو ایسے افراد زندگی میں کامیاب ٹھہرتے ہیں۔ تخلیق کار بن جاتے ہیں، کھیل کود، سائنس، آرٹ میں اپنا آپ منوا لیتے ہیں جبکہ دوسرے اُن کی تخلیقات سے استفادہ کرتے ہیں۔

تخلیق ادب کا مقام ان میں ایک نمایاں مقام رکھتا ہے اور بڑے سے بڑے فلاسفروں، حکماء، اہل فن اور ادباء کی صلاحیتوں کو نکھارنے اور جلا بخشنے میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔

نوجوانوں میں ادبی تخلیقی صلاحیتیں ابھارنے اور اُن کی حوصلہ افزائی کے لیے جامعات کے ادبی مجلّوں کا بڑا کردار ہے۔ کشتِ نو اس ضمن کی ایک کڑی ہے۔ جو اپنی زرخیز مٹی کو نم دے کر ادب کی فصل کاشت کر رہی ہے۔

اداریہ

اُسامہ سرور چیف ایڈیٹر

اس محدود کرہ ارض پر نظر دوڑائی جائے تو کروڑوں لامحدود چلتے پھرتے جہاں نظر آتے ہیں اس میں ہر جہان کا اپنا مدار ہے اور اس کی وسعت کا اندازہ اس چلتی پھرتی دنیا کے مدارِ تخیل سے لگایا جاسکتا ہے بعض اوقات تو یہ مدارِ عقل و تخیل اس قدر قابل رشک اور عمیق و طویل ملتے ہیں کہ اس کی حد کا تعین کرنا ممکن نہیں رہتا۔ ہر انسان اپنے فکری آہنگ کے مطابق اپنا مدار رکھتا ہے اور یہ ایسی قوت ہے جو اپنے استعمال کے مطابق اپنا دائرہ کار نا قابل بیان حدوں تک بڑھا سکتی ہے فکر کا بیج غور و خوض کی آبیاری سے نمو پاتا ہے اور نومولود تخیل کا پودا عام جاندار سے کہیں زیادہ مضبوط اور توانا ہوتا ہے اور بسا اوقات اتنا منہ زور کہ طبعی جسم تخیل کی تابنا کی اور طاقت کے آگے اپنا آپ ہار دیتا ہے تخیل کا تنفس اظہار سے چلتا ہے اور اظہار کے لیے ضروری نہیں کہ جس پہ ظاہر ہو وہ ذی روح ہو بلکہ فکر کا ناتا کاغذ قلم سے جڑ جائے یا رنگوں کے ڈبے سے یا تخت خطابت سے، نتیجہ پھر وہی ہوگا جو مٹی کے گیلے تودے کا چاک پر نکلتا ہے۔ یہی افکارِ تازہ شعوری منازل کی کنجیاں سنبھالے ہوتے ہیں۔ ایک لکھاری کو خدا نے اس خوبی سے نوازا ہوتا ہے کہ وہ اپنے تخیلات اور احساسات کو ادب کے پانی سے تر کر کے انتہائی سلیقے سے الفاظ کے گھاٹ اتار دیتا ہے۔

کشتِ نو جامعہ زرعیہ فیصل آباد وہ چاک ہے جہاں طلباء کو احساسات کے اظہار کے لئے مناسب سانچے میں ڈھلنا اور اپنے تخیلات کو بے ڈھنگے مٹی کے تودے سے خوبصورت ظروفوں کی طرح اعلی اظراف میں ڈھلنے کا صریحاً موقع دیا جاتا ہے۔

ہم نے تو دل جلا کے سر عام رکھ دیا
اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی

کشتِ نو نہ صرف کسی ایک شعبہ فکر کی عکاسی کا نام ہے بلکہ یہ کثیر المقاصد شعبہ فکر سے متعلق ہے۔ ذاتی احساسات کے اظہار کے علاوہ سماجی مسائل اور معاشرتی ناہمواریوں کو اجاگر کرتا ہے۔ ادب کے ساتھ ساتھ اردو زبان و ثقافت کو زندہ رکھنے کے لیے کہ ایک ایسی کاوش ہے جو عوام الناس کو ان کی ثقافتی ماخذ سے جوڑے رکھتی ہے۔ گویا یہ اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جو اردو بول سکتے ہیں۔

مجلسِ مشاورت

پروفیسر ڈاکٹر شہزاد مقصود احمد بسراء (کنوینر)

ڈاکٹر امیر بی بی (ممبر)

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر صدیقی (ممبر)

ڈاکٹر ثمر عباس نقوی (ممبر)

مس عائشہ اصغر (ممبر)

حافظ مسعود احمد (ممبر)

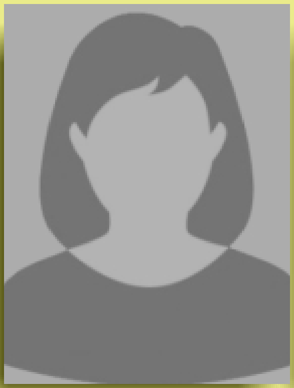

طیبہ احسان (ممبر)

ڈاکٹر عقیلہ صغیر (ممبر)

سید قمر الدین بخاری (ممبر)

ڈاکٹر شوکت علی (ایڈیٹر/سیکرٹری)

مجلسِ ادارت

اُسامہ سرور چیف ایڈیٹر

نفیسہ بتول جوائنٹ ایڈیٹر، اُردو

مبشر ستار ایڈیٹر، اُردو

حمزہ طارق ایڈیٹر کوارڈینیٹر

لیزا زیدی ایڈیٹر، انگلش

عرفان وارث ایڈیٹر، پنجابی

مجاہد الاسلام میڈیا کوارڈینیٹر

فہرست

11 متاعِ لوح و قلم (حصہ نثر)

51 جھروکے (انتخاب)

115 بادِ نو بہار (حصہ شاعری)